5

فاطمہ بنتِ عبداللہ

ماخذ: کلیاتِ اقبال (اردو) شاعر: علامہ محمد اقبالؒ ہیئت: مثنوی

شاعر کا تعارف: (U.B+K.B)

شاعرِ مشرق، حکیم الامت، فلسفی، سیاست دان اور قانون دان ڈاکٹر سر علامہ محمد اقبال 9 نومبر 1877ء کو سیال کوٹ میں شیخ نور محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام محمد اقبال تھا۔ ان کے اَجداد اورنگ زیب عالم گیر کے عہد میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور انیسویں صدی کے اَوائل میں کشمیر سے ہجرت کر کے سیال کوٹ آئے تھے۔ اقبال کے والد ایک دین دار آدمی تھے لہٰذا اُنہوں نے اپنے بیٹے کو قرآن کی ابتدائی تعلیم مولانا غلام حسن سے دلوائی اور بعد ازاں جب اس روشن ضمیر بچے پر اس وقت کے جید عالم میر حسن کی نظر پڑی تو انہوں نے اسے اپنی تربیت میں لے لیا۔ اور یوں اقبال نے اُردو فارسی اور عربی ادب مولوی میر حسن سے پڑھا پھر اقبال نے مولوی میر حسن کی تربیت میں ہی اسکاچ مشن اسکول میں داخلہ لے لیا۔ سولہ برس کی عمر میں انہوں نے فرسٹ ڈویژن میں میٹرک کیا جب اقبال نے میٹرک کیا تو یہ اسکول کالج بھی بن چکا تھا لہٰذا اقبال نے ایف۔اے بھی یہاں سے کیا اور پھر مزید تعلیم کے لیے گورنمنٹ کالج لاہور میں آ گئے۔ یہاں آپ نے انگریزی، فلسفہ اور عربی کے مضامین کے ساتھ بی۔اے کیا 1898ء ہی میں آپ نے ایم۔اے فلسفہ میں داخلہ لیا۔ ایم۔اے میں آپ کو پروفیسر ٹی۔ ڈبلیو آرنلڈ کا تعلق میسر آیا اور آپ نے پنجاب میں اول درجہ حاصل کیا۔ اس کے بعد آپ کچھ عرصہ پنجاب یونیورسٹی میں ملازمت کرتے رہے اور پھر انگلستان چلے گئے۔ آپ نے لندن سے بار ایٹ لا کرنے کے بعد جرمنی سے پی ایچ ڈی کی۔ واپس آ کر وکالت کرتے رہے۔ 1938ء میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ لاہور میں شاہی مسجد کے باہر آسودہ خاک ہیں۔

علامہ اقبال اُردو اور فارسی زبان کے عظیم شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مُفکر، فلسفی اور زیرک سیاست دان بھی تھے وہ بیسویں صدی میں اسلامی نِشاۃ ثانیہ کے ایک بڑے علم بردار تھے انھوں نے اپنے فِکر وفن سے مشرق و مغرب کے ادیبوں، شاعروں اور عام لوگوں کو بہت متاثر کیا۔ ان کی نظم ونثر کے تراجم تیس مختلف زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ اقبال نے شاعری کو بیداریٔ اُمت کا ذریعہ بنایا اور اتحادِ اُمتِ مُسلمہ، خودی و بے خودی تصور مردِ مومن، تصورِ شاہین اور تصور عشق و خرد جیسے تصورات سے شاعری کو ایک نیا انداز بخشا۔

اقبال کی تصانیف میں علم الاقتصاد، مکاتیب اقبال، انوارِ اقبال، خطبات اقبال، فارسی شعری مجموعوں میں اسرار و رموز، پیام مشرق، زبور عجم، جاوید نامہ، پس چہ باید کرد اے اقوام مشرق اور اردو مجموعہ کلام میں بانگِ درا، بال جبریل، ضرب کلیم اور ارمغان حجاز (کچھ حصہ اردو میں بھی ہے) شامل ہیں۔ علاوہ ازیں "کلیات مکاتیب اقبال" کے عُنوان سے اقبال کے خطوں کے مختلف مجموعے بھی بھارت سے پانچ جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

مشکل الفاظ کے معانی

(K.B)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آبروئے اُمّت	امت کی عزت	شبنم افشاں	آنسو بہانا
مُشتِ خاک	مٹھی بھر مٹی	نالہ ماتم	فریاد، آہ و فغاں
حُورِ صحرائی	ریگستان کی حور	لبریز	بھرا ہوا
سِقّائی	پانی پلانے کا کام	آغوش	گود
بے تیغ و سپر	تلوار اور ڈھال کے بغیر	نامحرم	ناواقف، اجنبی
گُلستان	باغ	دیدہ انسان	انسان کی آنکھ
آہو	ہرن	کوکب	ستارہ
پوشیدہ	چھپا ہوا	اَندازِ کہن	پرانا طریقہ
تربت	قبر	پَرتو	سایہ، عکس
ظہور	ظاہر ہونا	اَنجم	ستارہ

نظم کا مرکزی خیال

(U.B+A.B)

شاعر کا نام : علامہ محمد اقبالؒ

نظم کا عنوان: فاطمہ بنتِ عبداللہ

مرکزی خیال:-

فاطمہ بنتِ عبداللہ نے پیکرِ معصومیت ہونے کے باوجود میدان جنگ میں بہادری کا ایک اعلیٰ کارنامہ سرانجام دے کر دنیا کو حیران کر دیا اس کی شہادت سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ اُمتِ مسلمہ میں ابھی بھی اس جیسے کئی کردار ہیں جو امتِ مُسلمہ کی نیک نامی اور اسلام کی سربلندی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

نظم کا خلاصہ

(U.B+A.B)

شاعر کا نام : علامہ محمد اقبالؒ

نظم کا عنوان: فاطمہ بنتِ عبداللہ

خلاصہ:-

فاطمہ ملت مرحوم کی آبرو اور معصومیت کا پیکر تھی۔ وہ بے تیغ و سپر غازیانِ دین کی سقائی کرتے ہوئے شہید ہوئی۔ اس کا شوق شہادت مثالی تھا۔ جب امت راکھ کا ڈھیر بن چکی تھی تو وہ دہکتی چنگاری کی مانند تھی۔ اس کی قربانی سے ظاہر ہے کہ ابھی قوم میں اسلاف جیسا جذبہ رکھنے والے افراد موجود ہیں۔ شاعر ایک طرف اس کی موت پر اَشکبار ہے تو دوسری طرف اس کی قربانی پر مَسرور بھی ہے۔ اس کی عظیم قربانی سے ظاہر ہوتا ہے کہ قوم تازہ کا ظہور ہونے والا ہے لیکن عام لوگ اس کا اوراک نہیں رکھتے۔ قومی افق پر نئے ستارے ظاہر ہو رہے ہیں جن میں اَسلاف کے سے خَصائص بھی ہوں گے اور عصری جدت بھی ہو گی۔

www.ilmkidunya.com

اشعار کی تشریح

شعر1۔

فاطمہ تو آبروئے اُمت مرحوم ہے
ذرہ ذرہ تیری مشتِ خاک کا معصوم ہے

حوالہ شعر:۔ (U.B+A.B)

نظم کا عنوان : فاطمہ بنتِ عبداللہ

شاعر کا نام : علامہ محمد اقبالؒ

ماخذ : کلیات اقبال اردو

مفہوم : اے معصومیت کے پیکر فاطمہ تو امتِ مُسلمہ کی عزت و آبرو ہے۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔ (U.B+A.B)

نظم فاطمہ بنتِ عبداللہ تاریخی پس منظر کی حامل ہے۔فسطایت کے متوالے اطالویوں نے بحیرہ روم عبور کر کے 1911ء میں لیبیا کے شہر طرابلس پر حملہ کیا تو مقامی مسلمان آبادی نے غیر ملکی تسلط قبول نہ کرتے ہوئے جہاد شروع کیا۔ان جہادیوں میں عرب سردار عبداللہ ترکوں کی مدد سے لڑ رہا تھا۔جس کی کم سن بیٹی فاطمہ جہادیوں کو پانی پلانے کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے شہید ہوئی اور ایک فقید المثال داستان شہادت رقم کر گئی۔

زیرِ نظر تشریح طلب شعر میں علامہ محمد اقبالؒ اسی عرب کم سن لڑکی فاطمہ بنت عبداللہ میدان جنگ میں پیش کی جانے والی خدمات کو سَراہتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے فاطمہ بنت عبداللہ تو کم عمر اور معصوم ہے لیکن تیری کم عمری گہری اسلامی وابستگی کی حامل ہے۔تیرا معصوم پیکر اسلام کی سچی سمجھ بوجھ رکھتا ہے۔اے فاطمہ تو نے کم عمری میں جذبہ شہادت سے سرشار ہو کر جو عظیم خدمت سرانجام دی ہے وہ تا قیامت زوال پذیر اُمتِ مُسلمہ کی عزت و آبرو کا ذریعہ بنی رہے گی۔

جہاد اسلامی تعلیمات میں خاص اہمیت کا حامل ہے۔دین کی سرفرازی کے لیے فرزندانِ اسلام اپنا تَن مَن دھَن سب کچھ قربان کر جاتے ہیں۔تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی گلشن اسلام کو تحفظ کی ضرورت محسوس ہوئی اس کے پیروکاروں نے اپنے لہو سے اس کو سینچا اور سنوارا اس اہم فریضے کی تکمیل میں پیرو جوان مرد و زن سبھی شامل رہے ہیں اس اہم اور مقدس فریضے کی تکمیل میں عون و محمد اور علی اصغر جیسے کم سنوں نے اپنے خون سے اسلام سے والہانہ محبت کی حسین و رنگین داستان رقم کی ہے۔

ے یہ غازی یہ تیرے پر اَسرار بندے
جنھیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

دراصل اقبالؒ اُمتِ مُسلمہ کی بدحالی پر نوحہ کناں بھی ہیں اُن کے نزدیک عروج کی انتہاؤں کو چھونے والی مسلمان قوم اگرچہ زوال کا شکار ہے۔لیکن اس کے باوجود فاطمہ بنتِ عبداللہ جیسے کردار آج بھی اس کے عزت و وقار کا ذریعہ ہیں۔

www.ilmkidunya.com

شعر 2۔ لاہور بورڈ (2017) دوسرا گروپ

یہ سعادت حورِ صحرائی تیری قسمت میں تھی
غازیانِ دین کی سقائی تیری قسمت میں تھی

حوالۂ شعر:۔ (U.B+A.B)

نظم کا عنوان : فاطمہ بنتِ عبداللہ

شاعر کا نام : علامہ محمد اقبالؒ

ماخذ : کلیاتِ اقبال اردو

مفہوم : اے فاطمہ! ریگزار میں غازیانِ دین کو پانی پلانے کا فریضہ سرانجام دینا دراصل تمھاری تقدیر میں روزِ ازل سے لکھا ہوا تھا۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔ (U.B+A.B)

نظم فاطمہ بنتِ عبداللہ تاریخی پس منظر کی حامل ہے۔فسطایت کے متوالے اطالویوں نے بحیرہ روم عبور کر کے 1911ء میں لیبیا کے شہر طرابلس پر حملہ کیا تو مقامی مسلمان آبادی نے غیر ملکی تسلط قبول نہ کرتے ہوئے جہاد شروع کیا۔ان جہادیوں میں عرب سردار عبداللہ ترکوں کی مدد سے لڑ رہا تھا۔جس کی کم سن بیٹی فاطمہ جہادیوں کو پانی پلانے کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے شہید ہوئی اور ایک فقید المثال داستان شہادت رقم کر گئی۔

زیرِ تشریح شعر میں علامہ اقبال جنگ طرابلس میں خدمات سرانجام دینے والی کم سن اور بہادر لڑکی فاطمہ بنت عبداللہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے فاطمہ جب تو ریت اُڑتے میدان میں گولیوں اور بارود کی بوچھاڑ کی پروا کیے بغیر اپنے تن نازک اور معصومیت کے ساتھ غازیانِ دین کو پانی پلاتی ہوگی تو ضرور تجھ پر حورِ صحرائی کا گمان ہوتا ہوگا۔

؎ وہ ریگستانوں کی سر زمیں کو لہو سے سیراب کر گئی
شہید ہو کہ نکھر گئی بشکل خوشبو بکھر گئی

لیکن اقبال کے مطابق اتنی عظیم سعادت فاطمہ تجھے ایسے ہی حاصل نہیں ہوگی بلکہ یہ تو وہ عظیم سعادت ہے جو تقدیر کے قاضی نے روزِ ازل سے ہی تیری قسمت میں لکھ دی تھی۔گویا اے فاطمہ تو روزِ ازل سے ہی اپنی قسمت میں شہادت کی عظیم سعادت لکھوا کے آئی تھی۔علامہ اقبال کے مطابق فاطمہ کی شہادت امت کی بیداری کا سبب بن گئی۔

؎ فنا فی اللہ کی تہ میں بقا کا راز مُضمر ہے
اسے جینا نہیں آتا جسے مرنا نہیں آتا

دراصل اقبالؒ اُمت مسلمہ کی بدحالی پر نوحہ کناں بھی ہیں اُن کے نزدیک عروج کی انتہاؤں کو چھونے والی مسلمان قوم اگرچہ زوال کا شکار ہے۔لیکن اس کے باوجود فاطمہ بنتِ عبداللہ جیسے کردار آج بھی اس کے عزت و وقار کا ذریعہ ہیں۔

شعر 3۔

یہ جہاد اللہ کے رستے میں بے تیغ و سپر
یہ جسارتِ آفریں شوقِ شہادت کس قدر

حوالۂ شعر:۔ (U.B+A.B)

نظم کا عنوان : فاطمہ بنتِ عبداللہ

شاعر کا نام : علامہ محمد اقبالؒ

ماخذ : کلیاتِ اقبال اردو

www.ilmkidunya.com

مفہوم : اے فاطمہ! تو میدان جنگ میں اتر گئی تمھارا یہ شوقِ شہادت اور دلیری قابلِ تعریف ہے۔ (U.B+A.B)

تشریح:-
(U.B+A.B)

نظم فاطمہ بنتِ عبداللہ تاریخی پس منظر کی حامل ہے۔فسطایت کے متوالے اطالویوں نے بحیرہ روم عبور کر کے 1911ء میں لیبیا کے شہر طرابلس پر حملہ کیا تو مقامی مسلمان آبادی نے غیر ملکی تسلط قبول نہ کرتے ہوئے جہاد شروع کیا۔ان جہادیوں میں عرب سردار عبداللہ ترکوں کی مدد سے لڑ رہا تھا۔جس کی کم سن بیٹی فاطمہ جہادیوں کو پانی پلانے کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے شہید ہوئی۔اور ایک فقید المثال داستان شہادت رقم کر گئی۔

زیرِ تشریح شعر میں علامہ محمد اقبالؒ جنگ طرابلس میں خدمات سرانجام دینے والی بہادر لڑکی فاطمہ بنت عبداللہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے فاطمہ بنتِ عبداللہ اگرچہ تو کم سن اور نہتی تھی مگر تیری کم عمری اور اَسلحے سے خالی ہونا تجھے تیرے مقصد سے دور نہیں کر پایا۔اے فاطمہ تُو نے ان چیزوں کو اپنی مجبوری نہیں بنایا بلکہ میدان جنگ میں بڑے بڑے جنگجُوؤں کی طرح گولہ بارود کی پروا کیے بغیر غازیان اسلام کو پانی پلانے کا فریضہ سرانجام دیتی رہی۔

؎ کافر ہے تو شمشیر پر کرتا ہے بھروسا
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

واقعی یہ وہی عظیم جذبہ ہے جو اے فاطمہ! تیرے اَجداد کا خاصا تھا۔اے فاطمہ تیرے اندر موجود جذبہ شہادت اس قدر شدید تھا کہ تو نے اَسلحے کی عدم دستیابی اور کم عمری کے باوجود دلیری اور ہمت کی ایسی داستان رقم کی جو واقعی قابلِ صد تحسین ہے۔

؎ ٹوٹی پھوٹی تلواروں میں کیا بجلی کیا شُعلہ تھا
جہاں فاطمہ بنت عبداللہ نے اللہ اکبر بولا تھا

دراصل اقبالؒ اُمتِ مُسلمہ کی بدحالی پر نوحہ کناں بھی ہیں اُن کے نزدیک عروج کی انتہاؤں کو چھونے والی مسلمان قوم اگرچہ زوال کا شکار ہے۔ لیکن اس کے باوجود فاطمہ بنتِ عبداللہ جیسے کردار آج بھی اس کے عزت و وقار کا ذریعہ ہیں۔

شعر4۔

یہ کلی بھی اس گلستانِ خزاں منظر میں تھی
ایسی چنگاری بھی یا رب اپنے خاکستر میں تھی

حوالۂ شعر:۔ (U.B+A.B)

نظم کا عنوان : فاطمہ بنتِ عبداللہؓ

شاعر کا نام : علامہ محمد اقبالؒ

ماخذ : کلیات اقبال اردو

مفہوم : اے خدا! کیا خزاں رسیدہ اُمت مسلمہ کے باغ میں فاطمہ جیسی کلی ابھی موجود تھی اور کیا اسے بجھے ہوئے راکھ کے ڈھیر میں ابھی تک فاطمہ جیسی جذبہ شہادت سے سرشار چنگاری موجود تھی۔ (U.B+A.B)

تشریح:-
(U.B+A.B)

نظم فاطمہ بنتِ عبداللہ تاریخی پس منظر کی حامل ہے۔فسطایت کے متوالے اطالویوں نے بحیرہ روم عبور کر کے 1911ء میں لیبیا کے شہر طَرابلس پر حملہ کیا تو مقامی مسلمان آبادی نے غیر ملکی تسلط قبول نہ کرتے ہوئے جہاد شروع کیا۔ان جہادیوں میں عرب سردار عبداللہ ترکوں کی مدد سے لڑ رہا تھا۔جس کی کم سن بیٹی فاطمہ جہادیوں کو پانی پلانے کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے شہید ہوئی اور ایک فقید المثال داستان شہادت رَقم کر گئی۔

www.ilmkidunya.com

زیرِتشریح شعر میں علامہ محمد اقبالؒ اُمتِ مسلمہ کی بدحالی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے خدا جو اُمت تیرے نبی ﷺ کی قیادت میں عروج کی انتہاؤں کو پہنچی تھی۔ وہ اپنی کردہ کوتاہیوں کی بنا پر انتہائی مَسخ ہو چکی ہے۔ اُمت مسلمہ کے باغ میں ہر طرف خزاں کے ڈیرے ہیں جذبہ جہاد ماند پڑ چکا، شہادت کی لگن مِٹ چکی۔ بس ایسے جیسے اسلام کے ہرے بھرے باغ کو خزاں کے تھپیڑوں نے جھلسا کر راکھ کر دیا تھا لیکن فاطمہ کی ہمت و دلیری اور جذبہ جہاد دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کیا ابھی تک اس راکھ کے ڈھیر میں فاطمہ جیسی چنگاری اور خزاں رسیدہ گلشن اسلام میں فاطمہ جیسی کلی موجود تھی۔ واقعی یہ بہت حیران کن اور خوش آئیند بات ہے۔

؎ فنا فی اللہ کی تہ میں بقا کا راز مُضمر ہے
اسے جینا نہیں آتا جسے مرنا نہیں آتا

دراصل اقبالؒ اُمت مسلمہ کی بدحالی پر نوحہ کناں بھی ہیں اُن کے نزدیک عروج کی انتہاؤں کو چھونے والی مسلمان قوم اگرچہ زوال کا شکار ہے۔ لیکن اس کے باوجود فاطمہ بنتِ عبداللہ جیسے کردار آج بھی اس کے عزت و وقار کا ذریعہ ہیں۔

شعر5۔

لاہور بورڈ پہلا گروپ (2017)، (گوجرانوالہ بورڈ 2015) پہلا گروپ

اپنے صحرا میں بہت آہو ابھی پوشیدہ ہیں
بجلیاں برسے ہوئے بادل میں بھی خوابیدہ ہیں

حوالہ شعر:۔

(U.B+A.B)

نظم کا عنوان : فاطمہ بنتِ عبداللہ

شاعر کا نام : علامہ محمد اقبالؒ

ماخذ : کلیاتِ اقبال اردو

مفہوم : ابھی صحرائے اسلام میں چوکڑی بھرنے والے کئی اور ہرن بھی نظروں سے اوجھل ہیں اور اسی طرح برسے ہوئے بادلوں میں مزید اور بھی کئی بجلیاں خاموش ہیں۔

(U.B+A.B)

تشریح:۔

(U.B+A.B)

نظم فاطمہ بنتِ عبداللہ تاریخی پس منظر کی حامل ہے۔ فسطایت کے متوالے اطالویوں نے بحیرہ روم عبور کر کے 1911ء میں لیبیا کے شہر طرابلس پر حملہ کیا تو مقامی مسلمان آبادی نے غیر ملکی تسلط قبول نہ کرتے ہوئے جہاد شروع کیا۔ ان جہادیوں میں عرب سردار عبداللہ ترکوں کی مدد سے لڑ رہا تھا۔ جس کی کم سن بیٹی فاطمہ جہادیوں کو پانی پلانے کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے شہید ہوئی اور ایک فقید المثال داستان شہادت رقم کر گئی۔

زیرِتشریح شعر میں علامہ محمد اقبالؒ اُمتِ مُسلمہ سے مایوس ہونے کے بجائے رجائی انداز اپناتے ہیں وہ کہتے ہیں اگر اس قدر تنزلی کے باوجود فاطمہ بنت عبداللہ جیسے کردار گلشنِ اسلام میں موجود ہے۔ تو پھر اس اُمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ یہ یقین کر لینا چاہیے کہ ابھی صحرائے اسلام میں کئی اور ہرن ایسے بھی موجود ہیں جو بظاہر نظروں سے اوجھل ہیں لیکن وقت آنے پر اُمت کے لیے کوئی بڑا کارنامہ سرانجام دینے والے ہیں اسی طرح بظاہر یہ قوم سوئی ہوئی ہے اور یوں لگتا ہے کہ بجلیوں کی طرح دشمنوں پر کوندنے والے لوگ اس قوم سے رخصت ہو گئے ہیں لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ ابھی بھی اس اُمت میں کئی لوگ ایسے موجود ہیں جو دشمنانِ اسلام پر بجلی کی کڑک بن کر گرنے والے ہیں۔

؎ چھپے سنگریزوں میں گوہر بھی ہیں کچھ
ملے ریت میں ریزہ زر بھی ہیں کچھ

یوں اقبال نے امتِ مسلمہ اور اس کے قابل افراد کو علامتی انداز میں پیش کر کے شعر کے حُسن میں بے بہا اضافہ کیا ہے۔ دراصل اقبالؒ اُمت مسلمہ کی بدحالی پر نُوحہ کناں بھی ہیں اُن کے نزدیک عروج کی انتہاؤں کو چھونے والی مسلمان قوم اگرچہ زوال کا شکار ہے۔ لیکن اس کے باوجود فاطمہ بنتِ عبداللہ جیسے کردار آج بھی اس کے عزت و وقار کا ذریعہ ہیں۔

شعر 6۔

(لاہور بورڈ 2015) دوسرا گروپ

فاطمہ گو شبنم افشاں آنکھ تیرے غم میں ہے
نغمۂ عشرت بھی اپنے نالۂ ماتم میں ہے

حوالۂ شعر:۔

(U.B+A.B)

نظم کا عنوان : فاطمہ بنتِ عبداللہ

شاعر کا نام : علامہ محمد اقبالؒ

ماخذ : کلیات اقبال اردو

مفہوم : اے فاطمہ! اگرچہ تیرے جُدا ہونے پر آنکھ اشکوں سے پُرنم ہے لیکن اپنی اس آہ وفُغاں میں بھی خوشی و مسرت کا گیت شاملِ ہے۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔

(U.B+A.B)

نظم فاطمہ بنتِ عبداللہ تاریخی پس منظر کی حامل ہے۔ فسطایت کے متوالے اطالویوں نے بحیرہ روم عبور کر کے 1911ء میں لیبیا کے شہر طرابلس پر حملہ کیا تو مقامی مسلمان آبادی نے غیر ملکی تسلط قبول نہ کرتے ہوئے جہاد شروع کیا۔ ان جہادیوں میں عرب سردار عبداللہ ترکوں کی مدد سے لڑ رہا تھا۔ جس کی کم سن بیٹی فاطمہ جہادیوں کو پانی پلانے کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے شہید ہوئی۔ اور ایک فقید المثال داستان شہادت رقم کر گئی۔

زیرِ تشریح شعر میں علامہ محمد اقبالؒ جنگ طَرابلس میں غازیان جنگ کو پانی پلاتے شہید ہونے والی عرب کم سن لڑکی فاطمہ بنت عبداللہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے فاطمہ اگرچہ تو بہت کم عمری ہی میں ہمیں داغِ مُفارقت دے گئی ہے۔ اور تیرے یوں رخصت ہو جانے پر ہماری آنکھیں بھی اشکبار ہیں لیکن ہمارے اس حزن و مَلال اور آہ وفُغاں میں بھی ایک مسرت اور شادمانی پنہاں ہے۔ کیونکہ یہ بات تمام اُمت مسلمہ کے لیے خوش آئند ہے کہ تمھاری شہادت نے اُمت مسلمہ کو ایک نئے فخر سے ہم کنار کیا ہے تمھاری شہادت آنے والی نسلوں کے لیے ایک بڑا درس اور مشعلِ راہ ہے۔ اے فاطمہ تمہاری شہادت کو دیکھ کر ہم یوُں بھی خوش ہیں کہ جب تک تم جیسے بچے دین وملت پر جان قربان کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں تب تک اس دین وملت کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ دوسری طرف دیکھا جائے تو فاطمہ جس عمر میں رخصت ہوئی وہ کھیلنے کودنے کی عمر تھی لیکن اس کا اس عمر میں دنیا سے رخصت ہونا ایک الم ناک حادثہ ہے۔ تاہم یہ بات بھی خوش آئند ہے کہ اس نے اپنی شہادت سے اسلاف کے دم توڑتے خَصائص کو قوم میں دوبارہ زندہ کرنے کی روایت ڈال دی ہے۔

اقبالؒ اُمت مسلمہ کی بَدحالی پر نُوحہ کناں بھی ہیں اُن کے نزدیک عروج کی انتہاؤں کو چھونے والی مسلمان قوم اگرچہ زوال کا شکار ہے۔ لیکن اس کے باوجود فاطمہ بنتِ عبداللہ جیسے کردار آج بھی اس کے عزت و وقار کا ذریعہ ہیں۔

www.ilmkidunya.com

شعر7۔

رقص تیری خاک کا کتنا نشاط انگیز ہے
ذرہ ذرہ زندگی کے سوز سے لبریز ہے

حوالۂ شعر:۔ (U.B+A.B)

نظم کا عنوان : فاطمہ بنتِ عبداللہ

شاعر کا نام : علامہ محمد اقبالؒ

ماخذ : کلیات اقبال اردو

مفہوم : اے فاطمہ تیری شہادت میں ایک زندگی پنہاں ہے تمھارے خاکی جسم کا ہر ذرہ سوزِ زندگی سے بھر پور ہے۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔ (U.B+A.B)

نظم فاطمہ بنتِ عبداللہ تاریخی پس منظر کی حامل ہے۔فسطایت کے متوالے اطالویوں نے بحیرہ روم عبور کر کے 1911ء میں لیبیا کے شہر طرابلس پر حملہ کیا تو مقامی مسلمان آبادی نے غیر ملکی تسلط قبول نہ کرتے ہوئے جہاد شروع کیا۔ان جہادیوں میں عرب سردار عبداللہ ترکوں کی مدد سے لڑ رہا تھا۔جس کی کم سن بیٹی فاطمہ جہادیوں کو پانی پلانے کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے شہید ہوئی۔اور ایک فقید المثال داستان شہادت رقم کر گئی۔

زیرِ تشریح شعر میں علامہ محمد اقبالؒ جنگ طرابلس میں غازیان اسلام کو پانی پلاتے ہوئے شہادت پانے والی بہادر عرب لڑکی فاطمہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے فاطمہ بنتِ عبداللہ تو اسلام کی آبرو ہے تیری کم سنی کی موت ایک بے پایاں زندگی کی علامت ہے۔بقول شاعر:

؎ حیاتِ چند روزہ بھی حیاتِ جاوِداں نکلی
جو کام آئی جہاں کے وہ متاعِ عارضی کب تھی

تیرے جسم و جاں میں پیوست ہونے والی گولیوں نے تیرے جسم میں جو تڑپ پیدا کی ہے۔یہ تڑپ دراصل نسلوں کو بیدار کر دے گی اے فاطمہ تمھارے جسدِ خاکی سے پرواز کرتی ہوئی روح دراصل آنے والی نسلوں کو زندگی کا مژدہ سناتی گئی ہے۔اے فاطمہ!صحرا میں تڑپتی ہوئی تیری معصوم لاش تیری زندگی کا خاتمہ نہیں بلکہ اس کے ایک ایک اَنگ سے زندگی چھلک رہی ہے۔جو آئیندہ نسلوں کو حیاتِ جاوِداں فراہم کرے گی۔اقبال کہتے ہیں کہ اے فاطمہ صحرائی ہوائیں تیری قبر کی گرد اڑاتی ہیں تو قوم کا درد رکھنے والے تیری عظیم شہادت پر مسرور ہوتے اور حیاتِ جاوداں کا لمس محسوس کرتے ہیں۔بقول شاعر:

؎ شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے
لہو جو ہے شہید کا وہ قوم کی زکوٰۃ ہے

دراصل اقبالؒ اُمت مسلمہ کی بدحالی پر نوحہ کناں بھی ہیں اُن کے نزدیک عروج کی انتہاؤں کو چھونے والی مسلمان قوم اگرچہ زوال کا شکار ہے۔لیکن اس کے باوجود فاطمہ بنتِ عبداللہ جیسے کردار آج بھی اس کے عزت و وقار کا ذریعہ ہیں۔

شعر8۔
(لاہور بورڈ 2016) پہلا گروپ

ہے کوئی ہنگامہ تیری تربتِ خاموش میں
پل رہی ہے ایک قومِ تازہ اس آغوش میں

حوالۂ شعر:۔ (U.B+A.B)

نظم کا عنوان : فاطمہ بنتِ عبداللہ

شاعر کا نام : علامہ محمد اقبالؒ

ماخذ : کلیاتِ اقبال اردو

مفہوم : اے فاطمہ بنتِ عبداللہ تیری خاموش قبر میں کوئی ہنگامہ برپا ہے اور تیری لحد میں کوئی قوم عزمِ نو لیے پل رہی ہے۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔ (U.B+A.B)

نظم فاطمہ بنتِ عبداللہ تاریخی پس منظر کی حامل ہے۔ فسطایت کے متوالے اطالویوں نے بحیرہ روم عبور کر کے 1911ء میں لیبیا کے شہر طرابلس پر حملہ کیا تو مقامی مسلمان آبادی نے غیر ملکی تسلط قبول نہ کرتے ہوئے جہاد شروع کیا۔ ان جہادیوں میں عرب سردار عبداللہ ترکوں کی مدد سے لڑ رہا تھا۔ جس کی کم سن بیٹی فاطمہ جہادیوں کو پانی پلانے کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے شہید ہوئی اور ایک فقید المثال داستانِ شہادت رقم کر گئی۔

زیرِ تشریح شعر میں علامہ محمد اقبالؒ جنگ طرابلس میں شہادت پانے والی کم سن بہادر لڑکی فاطمہ بنتِ عبداللہ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے فاطمہ بنتِ عبداللہ تیری قبر اس وقت مَرجعِ خَلائق ہے اور تیری قبر اسلام کے سپوتوں کی بہادری کی علامت ہے اے فاطمہ تیری شہادت اور تیری قبر دراصل ایک نظریے کی یادگار ہے ایک نصب العین کی علامت ہے۔ اے فاطمہ آنے والی نسلیں تیری اس بہادری سے تحریک لیں گی۔ وہ تیری قبر کو دیکھ کر جذبہ شہادت سے سرشار ہوں گی اور دین وملت پر مرمٹنے کی سعی کریں گی۔ اے فاطمہ بظاہر تو تیری قبر انتہائی پرسکون اور خاموش ہے لیکن درحقیقت اس قبر پر حاضری دینے والے اور تیری اس بہادری کی شہادت سے تحریک لینے والے لوگ ایک عزمِ نو لے کر دین وملت کی خدمت کرنے والے ہیں۔

؎ اٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

دراصل اقبالؒ اُمتِ مُسلمہ کی بدحالی پر نوحہ کناں بھی ہیں اُن کے نزدیک عروج کی انتہاؤں کو چھونے والی مسلمان قوم اگرچہ زوال کا شکار ہے۔ لیکن اس کے باوجود فاطمہ بنتِ عبداللہ جیسے کردار آج بھی اس کے عزت ووقار کا ذریعہ ہیں۔

شعر9۔

تازہ انجم کا فضائے آسماں میں ہے ظہور
دیدہ انساں سے نا محرم ہے جن کی موجِ نور

حوالۂ شعر:۔ (U.B+A.B)

نظم کا عنوان : فاطمہ بنتِ عبداللہ

شاعر کا نام : علامہ محمد اقبالؒ

ماخذ : کلیاتِ اقبال اردو

مفہوم : آسمان پر نیا ستارہ نمودار ہوا ہے انسان کی آنکھ اس کے نور سے ابھی تک ناآشنا ہے۔ (U.B+A.B)

www.ilmkidunya.com

تشریح:۔ (U.B+A.B)

نظم فاطمہ بنتِ عبداللہ تاریخی پس منظر کی حامل ہے۔فسطایت کے متوالے اطالویوں نے بحیرہ روم عبور کر کے 1911ء میں لیبیا کے شہر طرابلس پر حملہ کیا تو مقامی مسلمان آبادی نے غیر ملکی تسلط قبول نہ کرتے ہوئے جہاد شروع کیا۔ان جہادیوں میں عرب سردار عبداللہ ترکوں کی مدد سے لڑ رہا تھا۔جس کی کم سن بیٹی فاطمہ جہادیوں کو پانی پلانے کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے شہید ہوئی اور ایک فقید المثال داستان شہادت رقم کر گئی۔

زیرِ تشریح شعر میں شاعر علامہ اقبالؒ جنگ طرابلس میں جامِ شہادت نوش کرنے والی عظیم المرتبت عرب لڑکی فاطمہ بنتِ عبداللہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ قوم جس نے عرب کے ریگزاروں سے لے کر ہسپانیہ کے بازاروں تک اپنی فتح کے پرچم لہرائے تھے۔رفتہ رفتہ اُن پر زوال کی گھٹائیں چھا چکی تھیں۔اُن کے عروج کے ستارے غروب ہو چکے تھے۔لیکن اب دوبارہ آسمان زِیست پر فاطمہ بنت عبداللہ کی صورت کئی روشن ستارے نمودار ہو رہے ہیں جو آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ بنیں گے اور مسلمان پھر سے عروج حاصل کریں گے شہدا کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔بقول شاعر:

؎ ان کواکب کے عوض ہوں گے نئے انجم طلوع
ان دنوں رَخشندہ تر یہ آسماں ہو جائے گا

فاطمہ نے اپنی کم سنی میں اسلام سے بے پناہ محبت کا جذبہ دکھا کر ایک ایسے جذبے کو اُجاگر کیا ہے جس سے ابھی تک انسانیت آگاہ نہیں تھی۔دراصل فاطمہ نے بہادری کی یہ داستان رقم کر کے دیدہ انسان کو ایک نئی روشنی سے ہم کنار کیا ہے۔وہ خود تو ابتدائے حیات میں ہی دنیا سے رخصت ہو گئی لیکن اپنی قوم کو قربانی کی دَرخشاں روایت سے ہمکنار کر کے ایک عظیم کارنامہ سرانجام دے گئی۔

؎ تھے کتنے ستارے کہ سرِ شام ہی ڈوبے
ہنگامِ سحر کتنے ہی خورشید ڈھلے ہیں

دراصل اقبالؒ اُمت مسلمہ کی بدحالی پر نوحہ کناں بھی ہیں اُن کے نزدیک عروج کی انتہاؤں کو چھونے والی مسلمان قوم اگرچہ زوال کا شکار ہے۔لیکن اس کے باوجود فاطمہ بنتِ عبداللہ جیسے کردار آج بھی اس کے عزت ووقار کا ذریعہ ہیں۔

شعر 10۔

جن کی تابانی میں اندازِ کُہن بھی نَو بھی ہے
اور تیرے کوکبِ تقدیر کا پَرتو بھی ہے

حوالہ شعر:۔ (U.B+A.B)

نظم کا عنوان	:	فاطمہ بنتِ عبداللہ
شاعر کا نام	:	علامہ محمد اقبالؒ
ماخذ	:	کلیات اقبال اردو

مفہوم : آسمان پر نمودار ہونے والے ستاروں کی روشنی میں روایت کی پاسداری بھی ہے اور جِدّت بھی ہے اور اے فاطمہ اسی میں تیری تقدیر کے ستارے کا عکس بھی ہے۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔ (U.B+A.B)

نظم فاطمہ بنتِ عبداللہ تاریخی پس منظر کی حامل ہے۔فسطایت کے متوالے اطالویوں نے بحیرہ روم عبور کر کے 1911ء میں لیبیا کے شہر طرابلس پر حملہ کیا تو مقامی مسلمان آبادی نے غیر ملکی تسلط قبول نہ کرتے ہوئے جہاد شروع کیا۔ان جہادیوں میں عرب سردار عبداللہ ترکوں کی مدد سے لڑ رہا تھا۔جس کی کم سن بیٹی فاطمہ جہادیوں کو پانی پلانے کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے شہید ہوئی۔اور ایک فقید المثال داستانِ شہادت رقم کر گئی۔

www.ilmkidunya.com

زیرِ تشریح شعر میں علامہ محمد اقبال جنگ طرابلس میں جام شہادت نوش کرنے والی عظیم المرتبت عرب لڑکی فاطمہ بنتِ عبداللہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے فاطمہ تیری شہادت رائیگاں نہیں گئی بلکہ اس سے روشنیوں کے نئے دَر کھلے ہیں۔ تمھاری شہادت آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ بن گئی ہے۔ اے فاطمہ تُو نے اسلام پر جان قربان کر کے اجداد کی جس روایت کی پاسداری کی ہے وہ روایت اب آنے والی نسلوں میں منتقل ہوگی اے فاطمہ تو جس عظیم مقدر کی حامل تھی آنے والی نسلیں بھی وہی عزت و وقار پائیں گی۔ گویا کہ اے فاطمہ تیری شہادت سے ایک نئے باب کا آغاز ہوا ہے اور ایسے نئے ستارے طُلوع ہونے کو ہیں جو روایت کے پاسدار بھی ہونگے اور جدّت کے علمبردار بھی کہلائیں گے۔

اقبالؒ دور اندیش تھے ان کی اسی دور اندیشی نے مستقبل شناسی کر لی تھی۔ انھوں نے ایسے ستاروں کی روشنی کو محسوس کرتے ہوئے تصورِ پاکستان دیا تھا اور پھر تاریخ نے بھی دیکھا کہ انھی تابناک ستاروں نے ایک الگ اسلامی وطن کی بنیاد ڈالی۔

مشقی سوالات

(U.B+A.B)

سوال نمبر ۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیے۔

(الف): ''برسے ہوئے بادل'' سے کون مراد ہے؟ (لاہور بورڈ 2015) دوسرا گروپ

جواب: برسے ہوئے بادل سے مراد

''برسے ہوئے بادل'' مراد اُمت مسلمہ کے وہ اَجداد ہیں جنہوں نے جذبۂ جہاد سے سرشار چار دانگ عالم اپنی فتوحات کے جھنڈے گاڑے تھے اور اسلام کا بول بَالا کیا تھا۔ اس سے مراد اُمتِ مسلمہ لیا جا سکتا ہے۔

(ب) شاعر نے نظم کے پہلے شعر میں مرحومہ کو کیسے خراج تحسین پیش کیا ہے؟

جواب: خراج تحسین کا انداز

علامہ اقبال نے نظم کے پہلے شعر میں فاطمہ بنت عبداللہ کو اُمت مسلمہ کی آبرو اور مَعصومیت کا پیکر قرار دے کر خَراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

(ج) فاطمہ کو راکھ میں دبی ہوئی چنگاری کیوں کہا گیا ہے؟

جواب: دبی چنگاری کہنے کی وجوہات

فاطمہ کو راکھ میں دبی ہوئی چنگاری اس لیے کہا گیا ہے کہ اُمت مسلمہ میں جو جذبۂ جہاد کی سرشاری اور محبت کی اگن تھی وہ سَرد ہو کر راکھ بن چکی تھی لیکن فاطمہ نے دین وملت سے اپنی بے پناہ محبت اور جذبۂ جہاد سے اس راکھ کے ڈھیر میں چنگاری کا کام کیا ہے۔

(د) نظم میں تازہ انجم کے ظہور کا مفہوم واضح کریں۔

جواب: تازہ انجم کے ظہور کا مفہوم

نظم میں تازہ انجم کے ظہور سے مراد فاطمہ بنتِ عبداللہ کی صورت میں پیدا ہونے والے عظیم لوگ ہیں جو اپنی روشنی سے زمانے کو منور کرنے والے ہیں۔

(ہ) آنکھ کی شبنم اَفشانی سے کیا مراد ہے؟

جواب: آنکھ کی شبنم افشانی سے مراد

آنکھ کی شبنم اَفشانی سے مراد اشک ریزی کرنا ہے۔

سوال نمبر ۲۔ نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔ (U.B+A.B)

جواب: گذشتہ صفحات پر ملاحظہ کریں:

www.ilmkidunya.com

سوال نمبر۳۔ متن کو ذہن میں رکھ کر درست جواب پر نشان (✓) لگائیے۔ (U.B+A.B)

1۔ نظم ''فاطمہ بنت عبداللہ'' کس نے تخلیق کی ہے؟ (لاہور بورڈ2015) دوسرا گروپ

(A) علامہ اقبالؒ (B) حفیظ جالندھری (C) ظفر علی خاں (D) احسان دانش

2۔ یہ نظم کس مجموعۂ کلام سے لی گئی ہے:

(A) بانگِ درا (B) بالِ جبریل (C) ضربِ کلیم (D) ارمغان حجاز

3۔ فاطمہ بوقتِ شہادت کس فرض کی ادائیگی میں مصروف تھی؟

(A) پانی پلانے میں (B) مرہم پٹی کرنے میں (C) دیکھ بھال میں (D) لڑنے میں

4۔ شاعر نے فاطمہ کو حُور کہا ہے: (گوجرانوالہ بورڈ2015) دوسرا گروپ، (لاہور بورڈ2016) پہلا گروپ

(A) ارضی (B) آسمانی (C) صحرائی (D) جنت کی

5۔ اپنی خاکستر سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(A) سرزمین طرابلس (B) اُمتِ مُسلمہ (C) سرزمین پاک وہند (D) سرزمین سیالکوٹ

کثیرالانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5
A	A	A	A	C

سوال نمبر۴۔ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں: (U.B+A.B)

سَقائی، خاکِسْتَر، نِشاط، جَسارَت، ذَرَّہ، تُربَت، سِپَر

سوال نمبر۵۔ دیدۂ انساں سے شاعر کی مراد کیا ہے؟ (U.B+A.B)

جواب: دیدہ انسان سے مراد انسان کی آنکھ ہے

سوال نمبر۶۔ نظم کا متن ذہن میں رکھ کر مصرع مکمل کریں۔ (U.B+A.B)

(الف): ذرہ ذرہ تیری مشتِ خاک کا معصوم ہے۔

(ب): یہ جہاد اللہ کے رستے میں بے تیغ وسپر۔

(ج): ہے جسارت آفریں شوقِ شہادت کس قدر۔

(د): رقص تیری خاک کا کتنا نشاط انگیز ہے۔

(ہ): دیدۂ انسان سے نامحرم ہے جن کی موجِ نور۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

سوال نمبر ۷۔ درج ذیل مرکبات کا مختصر مفہوم لکھیں: (U.B+A.B)

الفاظ	معانی	مفہوم
مُشتِ خاک	مٹھی بھر خاک	اس سے فاطمہ بنت عبداللہ کا جسد خاکی مراد ہے
بے تیغ سپر	بے نیام تلوار	اس سے مراد فاطمہ کا کسی اسلحے کے بغیر میدان جنگ میں لڑنا ہے
شبنم افشاں	اوس کے قطروں کا پڑنا	اس سے مراد فاطمہ کی شہادت پر اُمت مسلمہ کی اشک ریزی ہے
نغمۂ عشرت	خوشی کا گیت	اس سے مراد یہ ہے کہ فاطمہ کی پُر وقار شہادت پر عالم اسلام خوشی کے ترانے گا کر شکر خداوندی بجالا رہا ہے۔
نالہ ماتم	دکھی فریاد	فاطمہ کی شہادت پر تمام عالم اسلام دکھی بھی ہے اور اس ظلم پر انصاف کی فریاد کرتا ہے۔
دیدۂ انساں	انسانی آنکھ	اس سے مراد انسان کی آنکھ ہے جو ہر تبدیلی کو دیکھتی ہے

کثیر الانتخابی سوالات

(U.B+A.B)

درج ذیل سوالات کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں درست جواب کی نشاندہی کریں؟

1۔ نظم ''فاطمہ بنت عبداللہ'' کس نے تخلیق کی ہے؟ (لاہور بورڈ 2015) دوسرا گروپ

(الف) علامہ اقبالؒ (ب) حفیظ جالندھری (ج) ظفر علی خاں (د) احسان دانش

2۔ فاطمہ بوقتِ شہادت کس فرض کی ادائیگی میں مصروف تھی؟

(الف) پانی پلانے میں (ب) مرہم پٹی کرنے میں (ج) دیکھ بھال میں (د) لڑنے میں

3۔ شاعر نے فاطمہ کو حُور کہا ہے: (گوجرانوالہ بورڈ 2015) دوسرا گروپ، (لاہور بورڈ 2016) پہلا گروپ

(الف) ارضی (ب) آسمانی (ج) صحرائی (د) جنت کی

4۔ اپنی خاکستر سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(الف) سرزمین طرابلس (ب) اُمت مسلمہ (ج) سرزمین پاک و ہند (د) سرزمین سیالکوٹ

کثیرالانتخابی سوالات کے جوابات

1	A	2	A	3	C	4	B